سوال

(149) بیرون ملک غیر مسلم خاندانوں کے ساتھ سکونت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک سائل یہ سوال کرتا ہے کہ جو شخص تعلیم حاصل کرنے کے لئے بیرون ملک جائے کیا اس کے لئے یہ جائز ہے کہ زیادہ بہتر انداز میں زبان سیکھنے کے لئے کسی غیر مسلم خاندان کے ساتھ سکونت اختیار کرلے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

غیر مسلم خاندان کے ساتھ سکونت اختیار کرنا جائز نہیں کیونکہ اس طرح کفار کے اخلاق اور ان کی عورتوں کی وجہ سے طالب علم کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے لہذا یہ ضروری ہے کہ طالب علم کی رہائش اسباب فتنہ سے دور ہو لیکن یہ سب کچھ اس قول کی بنیاد پر ہے کہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے کفار ممالک میں سفر کرکے جانا طلبہ کے لئے جائز ہو لیکن صحیح بات یہ ہے کہ کافروں کے ملک میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے جانا بھی جائز نہیں الا یہ کہ انتہائی شدید ضرورت ہو اور طالب علم صاحب علم وبصیرت ہو اور اسباب فتنہ سے دور رہنے والا ہو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

لایقبل اللہ من مشرک عملا بعد ما اسلم حتی یفارق المشرکین (سنن نسائی)

"مسلمان ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کسی کے عمل کو قبول نہیں کرتا حتی کہ وہ مشرکوں سے الگ ہو جائے۔" اس حدیث کو امام نسائی بسند جید روایت کیا ہے اور امام ابو داؤد نسائی اور ترمذی نے بسند صحیح حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کو ذکر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

انا بري من کل مسلم یقیم بین المشرکین (سنن ابی داؤد)

"میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرکوں میں مقیم ہو۔" اس مفہوم کی اور بھی بہت سی آیات واحادیث ہیں لہذا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اہل شرک کے ملکوں میں سفر سے اجتناب کرے الا یہ کہ انتہائی شدید ضرورت ہو مسافر صاحب علم وبصیرت ہو اور اس کا مقصود دعوت الی اللہ ہو تو پھر یہ صورت مستثنی ہے کیونکہ اس میں خیر عظیم کا پہلو ہے کہ آدمی مشرکوں کو اللہ تعالی کی توحید کی دعوت دے انہیں اللہ تعالیٰ کی شریعت کی تعلیم دے ایسا شخص محسن ہوگا اور علم وبصیرت کے باعث خطرات سے دور بھی رہے گا

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

ج1ص38